ضعیف حدیث پر عمل کرنے کا حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگرایک عام شخص صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں احادیث پڑھ کر عمل کرتا رہتا ہے لیکن وہ حدیث ضعیف ہو تو کیا اس کا یہ عمل باطل ہو جائے گا اور قیامت کے دن اس کو سزا ملے گی؟ ازراہ کرم تفصیلی جواب سے مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کے مابین ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔جمہور اہل علم کے نزدیک فضائل اعمال سے متعلق ضعیف احادیث پر تین شرائط کی بنیاد پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ ان کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: 1۔ حدیث میں شدید نوعیت کا ضعف نہ پایا جاتا ہو۔ 2۔ حدیث کو کسی اصل حدیث کے تحت درج کیا جائے (جو کہ صحیح ہو) اور اس پر عمل کیا جاتا ہو۔ 3۔ عمل کرتے ہوئے اس حدیث کے ثابت شدہ ہونے پر یقین نہ رکھا جائے بلکہ احتیاطاً عمل کیا جائے۔ (تدریب الراوی ج 1 ص 298-299 اور فتح المغیث ج 1 ص 268) اگر کوئی شخص غلطی سے ضعیف حدیث پر عمل کرتا رہا ہے لیکن وہ عمل دیگر صحیح احادیث سے بھی ثابت ہے تو وہ اللہ کے ہاں مقبول وماجور ہے، اور اگر وہ عمل دیگر احادیث سے ثابت نہ ہو تو جہالت کی بنیاد پر ان شاء اللہ اس کا وہ عمل اللہ کے ہاں قابل معافی ہے۔ کیونکہ حدیث نبوی ﷺ ہے: إن اللہ تجاوز عن أمتي الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه اللہ تعالی نے میری امت سے غلطی سے، بھول کر، یا مجبور ہو کر کیے گئے اعمال سے درگزر کر لیا ہے۔ ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ